از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: یکم اپریل 1960

دی سٹیٹ آف اترپردیش

بنام

خوشی رام

(جعفر امام اور اے کے سرکار، جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ - مجسٹریٹ کو سزا دینے کا اختیار دیا گیا ہے -اتنا بااختیار نہ ہونے کے تاثر کے تحت عزم-اس طرح کے عزم پر سیشن عدالت کے ذریعے مقدمہ چلانا-جوازیت - انسداد ملاوٹ برائے غذائی اجناس ایکٹ، 1954 (37، سال 1954)، دفعات 7، 16 اور 21۔- مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 (V، سال 1898)، دفعات 32، 207 اور 347۔

مدعاعلیہ پر انسداد ملاوٹ برائے غذائی اجناس ایکٹ 1954 کی دفعہ 7 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ مجسٹریٹ نے جرائم کو ثابت پایا اور اس نے مزید پایا کہ مدعاعلیہ نے تیسری بار جرم کیا ہے جس کے لیے اسے کم از کم دو سال قید اور 3000 روپے سے کم جرمانے کی سزا سنائی جا سکتی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 21 نے خاص طور پر مجسٹریٹ کو یہ سزا دینے کا اختیار دیا، لیکن چونکہ وہ اس تاثر میں تھا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 32 نے سزاؤں کو نافذ کرنے کے اس کے اختیار کو محدود کر دیا تھا، اس لیے اس نے مدعاعلیہ کو سیشن عدالت کے سامنے اپنے مقدمے کا سامنا کرنے کا عہد کیا۔ سیشن کورٹ نے مدعاعلیہ کو قصوروار پایا اور اسے مجرم قرار دیا۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مجسٹریٹ کے پاس ارتکاب کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور یہ کہ سیشن جج کے پاس مقدمے کی سماعت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کیس کو دوبارہ ٹرائل کے لیے مجسٹریٹ کے پاس بھیج دیا:

قرار پایا گیا کہ ارتکاب غیر قانونی نہیں تھا اور سیشن جج کے پاس کیس کی سماعت کا اختیار تھا۔ ایکٹ کا دفعہ 21 ایک غیر فعال کرنے والا التزام نہیں تھا اور اس نے ایک مجسٹریٹ کی طرف سے ایکٹ کے ذریعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقرر کردہ مکمل سزا دینے کا عہد نہیں کیا، جو کہ کالعدم ہے؛ اس نے مجسٹریٹ کے ارتکاب کرنے کے اختیار کو نہیں چھین لیا۔ مجسٹریٹ کے پاس ارتکاب کرنے کا اختیار اور علاقائی اختیارِ سماعت دونوں تھے، اور عزم اچھا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 160، سال 1959۔

فوجداری اپیل نمبر 105، سال 1957 میں لکھنؤ میں الہ آباد عدالت عالیہ (لکھنؤ بنچ) کے 30 اکتوبر 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو فوجداری سیشن ٹرائل نمبر 102، سال 1956 میں بارابنکی میں دوسرے عارضی سول اور سیشن جج کے 12 فروری 1957 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی تھی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

1960. یکم اپریل۔

عدالت کا فیصلہ سرکار جسٹس نے سنایا۔

سرکار، جسٹس مدعاعلیہ پر جوڈیشل مجسٹریٹ، بارابنکی کے سامنے، انسداد ملاوٹ برائے غذائی اجناس ایکٹ 1954 کی دفعہ 7 کی شق (1) اور (3) کے تحت، ملاوٹ والا دودھ فروخت کرنے اور بغیر لائسنس کے دودھ فروخت کرنے کے جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ مجسٹریٹ نے پایا کہ جرائم ثابت ہو چکے ہیں اور مزید یہ کہ مدعاعلیہ نے تیسری بار جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (i) کی شق (a) (iii) کے تحت، اس کے برعکس خصوصی اور مناسب وجوہات کی عدم موجودگی میں، کسی تیسرے جرم کے لیے دی جانے والی قید دو سال سے کم نہیں ہو سکتی اور جرمانہ تین ہزار روپے سے کم نہیں ہو سکتا۔ تاہم مجموعہ ضابطے فوجداری کی دفعہ 32 میں کہا گیا ہے کہ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کو دو ہزار روپے سے زیادہ جرمانے کی سزا دینے کا اختیار نہیں ہو گا۔ اس تاثر کے تحت کہ فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کی حیثیت سے سزا دینے کا اس کا اختیار مجموعہ ضابطہ فوجداری 32 کے ذریعے محدود تھا، قابل جوڈیشل مجسٹریٹ نے مدعاعلیہ کو سیشن عدالت کے سامنے اپنے مقدمے کا سامنا کرنے کا عہد کیا، غالباً مجموعہ ضابطہ فوجداری 347 کے تحت کام کرتے ہوئے۔

اس کے بعد مدعاعلیہ پر بارابنکی کے ایک فاضل سیشن جج نے مقدمہ چلایا جس نے اسے ان جرائم کا مجرم پایا جن کے ساتھ اس پر الزام لگایا گیا تھا۔ تاہم فاضل سیشن جج اس نتیجے پر پہنچے کہ جرائم کا ارتکاب مدعاعلیہ نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

دوسری بار کیا تھا نہ کہ تیسری بار۔انہوں نے مشاہدہ کیا کہ فاضل جوڈیشل مجسٹریٹ دوسرے جرم کے لیے ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ کم از کم سزا دینے کا اہل ہے اور اسے الہ آباد کی سیشن عدالت میں مقدمہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تاہم انہوں نے مدعا علیہ کو مجرم قرار دیا اور دوسرے جرم کے لیے ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ کم از کم سزا یعنی ایک سال کی قید بامشقت اور دو ہزار روپے کا جرمانہ اور ہر جرم کے لیے مزید چھ ماہ کی قید با مشقعت سزا سنائی اور قید کی سزا کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے الہ آباد میں عدالت عالیہ میں اپیل کی۔ جے ملا، جنہوں نے اپیل کی سماعت کی، نے نشاندہی کی کہ فاضل جوڈیشل مجسٹریٹ نے ایکٹ کی دفعہ 21 کی توضیعات کو نظرانداز کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ضابطے کی دفعہ 32 میں کسی بھی چیز کے باوجود فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے لیے قانون کی دفعہ 32 کے تحت اپنے اختیارات سے زیادہ ایکٹ کے ذریعے مجاز کسی بھی سزا کو منظور کرنا جائز ہوگا۔ فاضل جج نے مشاہدہ کیا کہ اس لیے قابل مجسٹریٹ ان تمام سزاؤں کو دینے کے لیے کافی اہل ہے جن کی قانون کو ضرورت ہے اور اس کے پاس مدعا علیہ کو سیشن عدالت کے حوالے کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔'انہوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ سیشن عدالت صرف ان مقدمات کی سماعت کر سکتی ہے جو مجسٹریٹ کے ذریعے قانونی اور مناسب طریقے سے کیے گئے تھے اور یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 21 نہ صرف ایک قابل بنانے والی شق ہے بلکہ ایک غیر فعال بھی ہے۔انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 21 فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے ذریعہ سیشن عدالت سے وابستگی کو روکتی ہے۔انہوں نے مشاہدہ کیا، "جہاں ایک خصوصی ایکٹ نے مجسٹریٹ کے ذریعے سزا دینے کے لیے مجرمانہ ضابطے کے تحت اس کے اختیارات پر رکھی گئی حدود سے قطع نظر خصوصی التزام کیا ہے، یہ عام قانون کی منسوخی کے مترادف ہے اور اس طرح کے معاملے میں فوجداری ضابطے کی دفعہ 347 کی توضیعات کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔" معاملے کے اس نقطہ نظر میں انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ قابل جوڈیشل مجسٹریٹ کو مدعا علیہ کو مقدمے کی سماعت کے لیے سیشن عدالت کے حوالے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور فاضل سیشن جج کو مقدمے کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔اس کے بعد اس نے مدعا علیہ کے خلاف اثباتِ جُرم کے حکم اور اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا اور کیس کو بارابنکی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیج دیا تاکہ اسے مقدمے کی سماعت اور نمٹارے کے لیے ایک مجاز مجسٹریٹ کی عدالت میں منتقل کیا جائے۔ ریاست نے ملا، جسٹس کے فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

ہم جے ملا کے اس نظریے سے متفق نہیں ہو سکتے کہ فاضل سیشن جج کے پاس مقدمے کی سماعت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ایکٹ کی دفعہ 21 ایک غیر فعال کرنے والی توضیع ہے۔یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

صرف اتنا کرتا ہے کہ فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کو ضابطے کی دفعہ 32 کے تحت اس کے لیے مقرر کردہ حدود سے باہر سزا دینے کا اختیار دیا جائے۔ یہ ضابطے دفعات 207 اور 347 کی توضیعات کو متاثر نہیں کرتا، اور نہ ہی اس کا سیشن عدالت کے دائرہ اختیار سے کوئی تعلق ہے۔ یہ دفعہ کسی مجسٹریٹ کی طرف سے ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ مکمل سزا کو کالعدم قرار دینے کا عہد نہیں کرتا ہے اور نہ ہی یہ دفعہ اس توضیعات کے باوجود اس سے وابستہ معاملے سے نمٹنے کے لیے سیشن عدالت کے دائرہ اختیار میں مداخلت کرتا ہے۔

سیشن عدالت کا دائرہ اختیار ضابطے پر منحصر ہے۔ اس کے پاس کسی بھی ایسے معاملے کی سماعت کرنے کا دائرہ اختیار ہے جو اس سے وابستہ ہے۔ مدعاعلیہ کے خلاف مقدمہ ایک مجسٹریٹ کے ذریعے سیشن عدالت کے حوالے کیا گیا تھا جس کے پاس ارتکاب کرنے کا اختیار تھا۔ مزید برآں، مجسٹریٹ کے پاس ارتکاب کرنے کے لیے علاقائی اختیارِ سماعت کی کمی نہیں تھی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ مجسٹریٹ مقدمے کی سماعت کرنے اور قانون کے ذریعہ مقرر کردہ تمام سزائیں دینے کا اہل ہو۔ یہ بھی سچ ہے کہ مجسٹریٹ کو مقدمہ سیشن عدالت کے حوالے کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا تھا۔ ہم اس نظریے کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ ایسے حالات میں عہد خود ہی کالعدم ہے۔ نہ ہی ہم ملا، جے، کو یہ نظریہ اپنانے کے لیے سمجھتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 21 کے علاوہ، وعدہ کالعدم تھا کیونکہ قابل مجسٹریٹ خود زیادہ سے زیادہ سزا دے سکتا تھا۔ ہم نے کہا ہے کہ دفعہ 21 مجسٹریٹ کے اختیار کو نہیں چھینتی ہے اگر اس کے پاس ایسا کرنے کا اختیار ہے، اور نہ ہی ایسا کرنے کے مجاز مجسٹریٹ کے ذریعے اس کے ساتھ کیے گئے مقدمے کی سماعت کرنے کے لیے سیشن عدالت کے دائرہ اختیار کو متاثر کرتی ہے۔ لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فاضل سیشن جج کے پاس مدعاعلیہ کے خلاف مقدمے کی سماعت کرنے کا مکمل دائرہ اختیار تھا۔

نتیجے میں ہم اپیل کو منظور کرتے ہیں اور عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ یہ مقدمہ اب قابلیت پر سماعت کے لیے واپس عدالت عالیہ جائے گا۔

اپیل منظور کی گئ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document